اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ماہ فتح بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تاحال درد کی شکایت ہے لیکن قدرے تخفیف ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت اچھی ہے۔ گو نقاہت کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

—— لاہور ۸ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج شام سے بخار زیادہ ہو گیا ہے۔ دمہ میں کمزوری بھی بڑھ گئی ہے۔

احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آبادکاری کے متعلق حکومت پنجاب کی پالیسی

چک جھمرہ ۸ دسمبر: میاں محمد ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک تقریر میں زرعی زمین کی آبادکاری کے متعلق حکومت پنجاب کی پالیسی پر روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا۔ ہماری کوشش یہ ہے۔ کہ ہر مہاجر اور غیر مہاجر کاشتکار کے پاس کچھ نہ کچھ زمین ہو۔ ہم سب سے پہلے مشرقی پنجاب کے مہاجرین میں متروکہ زمین تقسیم کریں گے—— امید ہے کہ یہ کام آئندہ اپریل تک مکمل ہو جائے گا۔ اگر ضرورت پڑی تو ان اصحاب سے زمین لے کر تقسیم کی جائیگی جنکے پاس ضرورت سے زیادہ زمین موجود ہے

مصر میں برطانیہ کا رویہ امن عالم کے لئے زبردست خطرہ ہے

سویز ۸ دسمبر: شہر سویز کے مصری گورنر نے فوج کو ہدایت کی ہے کہ جس قصبہ پر کل رات برطانوی فوج نے قبضہ کر لیا تھا اس کی طرف پیش قدمی ہر صورت روک لی جائے —— واضح رہے کہ برطانوی فوج نے اس قصبہ پر قبضہ کرنے کے بعد ایک سڑک کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ جس کے راستے میں آنے والے مکانات کو گرایا جا رہا ہے۔ مصر نے اس اقدام کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ اور الٹی میٹم دیا تھا۔ کہ اگر سڑک کی تعمیر کو بند نہ کیا گیا۔ تو طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائے گا۔ چنانچہ برطانیہ کے انکار پر مصری پولیس نے اس قصبہ کی طرف پیش قدمی شروع کر دی تھی۔ اور ہر لحظہ تصادم کا خطرہ تھا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شہر سویز کے میونسپل حکام نے تصادم سے بچنے کی خاطر پیش قدمی روک دی ہے —— فاروق یونیورسٹی کے ڈائرکٹر نے دنیا بھر کے امن پسندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مصر کے خلاف برطانوی اقدام کی مذمت کریں کیونکہ برطانیہ کا رویہ امن عالم کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے —— ایک تازہ خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصری تاجروں کی ایک کمیٹی نے ان اشیاء کی فہرست مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ جو برطانیہ کی بجائے دوسرے ممالک سے درآمد کی جا سکتی ہیں۔

سرحد میں لیگ کی مزید کامیابی

پشاور ۸ دسمبر: صوبہ سرحد کے اضلاع کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں چار روزہ پولنگ آج ختم ہو گیا۔ تازہ اطلاع کے مطابق ۱۸ نشستوں میں سے جو ۶ نشستوں میں* ۱۴ کا نتیجہ ابھی مرتب نہیں کیا گیا۔

*۱۴ پر مسلم لیگ کے امیدوار زیادہ ووٹ حاصل کر رہے ہیں

—— نیو یارک ۸ دسمبر: اقوام متحدہ کے بچوں کے بین الاقوامی امدادی فنڈ کے ایگزیکٹو ڈائرکٹر نے حال ہی میں پیرس میں بتایا ہے۔ کہ ایجنسی کی طرف سے دنیا کے چار کروڑ ۲۰ لاکھ بچوں کی امداد کی گئی ہے۔ (رسٹار)

—— کراچی: آج تاریخی بورڈ کے صدر ڈاکٹر محمود حسین نے برسٹیہ منبر پاکستان کی نئی اور مستند تاریخ کی ایک کاپی وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن کی خدمت میں پیش کی۔

قائد ملت کے قتل کی تحقیقات!

راولپنڈی ۸ دسمبر: قائد ملت کے سلسلے میں آج تحقیقاتی کمیشن نے قاتل سید اکبر کے بھائی کا دوبارہ بند کمرے میں بیان لیا نیز پبلک کی طرف سے پانچ گواہ پیش ہوئے جن میں سٹی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری بھی شامل ہیں۔

مختصرات

—— پیرس ۸ دسمبر: خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کے درمیان مزید ملاقاتوں کا امکان نہیں ہے۔ (رسٹار)

—— کراچی ۸ دسمبر: پنجاب یونیورسٹی کی دعوت پر برطانیہ کے پانچ مشہور ماہرین تعلیم دولت مشترکہ کی یونیورسٹیوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے دہلی جاتے ہوئے لاہور بھی آئیں گے۔ یہ ماہرین تعلیمات ۱۷ دسمبر کو بذریعہ طیارہ لاہور پہنچیں گے۔ اور ۲۰ دسمبر کو دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ (رسٹار)

—— لندن ۸ دسمبر: اگلے ماہ منعقد ہونے والی اقتصادی کانفرنس میں شریک ہونے کی دعوت دولت مشترکہ کے دیگر وزراء نے قبول کر لی ہے۔ اگرچہ ابھی تک کسی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا مگر یقین ہے۔ کہ لندن کی ابتدائی میٹنگ ۱۵ جنوری کو منعقد ہو گی۔ ابھی تک کوئی ...

خان عبد القیوم خان کا مسٹر خٹک کو جواب

پشاور ۸ دسمبر: سرحد مسلم لیگ کے صدر خان عبد القیوم خان نے پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر یوسف خٹک کے الزامات کی تردید کی ہے اور کہا ہے۔ کہ یہ امر قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔ کہ انتخاب میں ناجائز دباؤ سے کام لیا گیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب تک مسٹر خٹک کو زیادہ ووٹ ملتے رہے انہوں نے اس نوعیت کی کوئی شکایت نہیں کی۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلح بغاوت کا خطرہ —— ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۸ دسمبر: انجمن مہاجرین کشمیر کے جنرل سیکرٹری کا بیان ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبد اللہ کی حکومت اور بھارتی حکام کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ریاست میں بدنظمی اور انارکی کا دور دورہ ہے۔ بھارت کی قابض فوج نے سرینگر کے سوا باقی تمام مقبوضہ کشمیر میں ہنگامی حالات —— کا اعلان کر دیا ہے۔ نتیجہ کے طور پر سرحدی علاقوں کا نظم و نسق فوجی حکام کے قبضہ میں ہے۔ یہ اقدام وادی میں ایک مسلح بغاوت کے خطرہ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ نئی دہلی سے تازہ احکام کے تحت بھارتی فوج نے نئی نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اور تمام ریاست میں بڑی سرگرمی سے کام کیا جا رہا ہے۔

مختلف مقامات پر بھارتی فوجیوں اور جیوش آزادی کے درمیان مسلح جھڑپوں کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ قابض فوجوں کی طرف سے تمام شاہراہوں آبی راستوں اور پہاڑی گذرگاہوں پر باقاعدہ پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں۔ اور گرد و نواح کے علاقوں میں بارودی سرنگیں بھی بچھا دی گئی ہیں۔ ان حفاظتی تدابیر کے باوجود ۲ دسمبر کو اوڑی اور کرناہ کے باشندوں اور فوجیوں کے مابین ٹکر ہو گئی تھی۔ جیوش آزادی کے منظم دستوں نے فوج سے راشن اور اسلحہ چھین لیا (رسٹار)

چار کروڑ باشندوں کی زندگی پٹ سن سے وابستہ ہے

ڈھاکہ ۸ دسمبر: مسٹر نور الامین وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال نے جیوٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس صوبہ کے چار کروڑ باشندوں کی زندگی پٹ سن کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی لئے اس صنعت کی طرف حکومت خاص توجہ دے رہی ہے۔ آپ نے صوبہ کے تاجروں سے اپیل کی کہ وہ کاشتکاروں سے دلالوں کی معرفت سودا کرنے کی بجائے ان سے براہ راست تعلق قائم کریں۔ حکومت اس سلسلے میں ان سے ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

ٹریبونل کا تقرر قطعی اور ناقابل تنسیخ ہے (گورنر سندھ)

کراچی ۸ دسمبر: مسٹر دین محمد گورنر سندھ نے ایک بیان میں بتایا کہ مسٹر کھوڑو وزیر اعظم سندھ کے خلاف پروڈا ایکٹ کے تحت جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کے سلسلے میں میری طرف سے ایک ہفتہ تک حکم جاری ہو جائے گا۔ سردست میں نے کئی امور کی تحقیقات کرنی ہے۔ یاد رہے۔ کہ یہ حکم مسٹر کھوڑو پر فرد جرم عائد کرنے کے مترادف ہو گا۔

کل گورنر سندھ نے تحقیقات کیلئے ٹریبونل مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس ٹریبونل کا تقرر قطعی اور ناقابل تنسیخ ہے۔

آج آپ نے سندھ کے متعدد وزراء اور دیگر رہنماؤں سے ملاقات کی

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ارکان

کراچی ۸ دسمبر: پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین نے لیگ کی مجلس عاملہ کے پندرہ ارکان میں سے سات کے نام کا اعلان کر دیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ مولانا محمد اکرم یوسف علی چودھری مسٹر نور الامین وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال، میاں محمد ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب بیگم عبد الحمید بیگم شاہنواز (پنجاب) خان عبد القیوم وزیر اعلیٰ سرحد مجلس عاملہ کے باقی ارکان کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

پاس آتے ہی کیوں ہراس مرے

یہ نظم غالباً ستمبر ۱۹۵۱ء میں کہی گئی۔

جب وہ بیٹھے ہوئے ہوں پاس مرے
پاس آتے ہی کیوں ہراس مرے

ساعتِ وصل آرہی ہے قریب
ہو رہے ہیں بجا حواس مرے

میرے پہلو سے اُٹھ گئے گر تم
گرد گھوما کریگی یاس مرے

خاک کر دے گی کُفر کا خاشاک
دِل سے نکلی ہے جو بھڑاس مرے

دے گئے تھے جواب تاب وتواں
کام آئی ہے ایک آس مرے

مجالس خدام الاحمدیہ
بقایا چندہ فوری طور پر ادا کریں

خدام الاحمدیہ کے سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے بعد چندہ جات کی وصولی میں بہت کمی آگئی ہے۔ حالانکہ پہلے سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے تھی۔ لہذا تمام مجالس کو بذریعہ اعلان ہذا عرض کیا جاتا ہے کہ وہ بقایا جات کی وصولی جلسہ سالانہ تک کرکے بھجوادیں۔ تمام مجالس کو چندہ مجلس۔ چندہ جلسہ سالانہ اجتماع و چندہ تعمیر دفتر مرکز کا دس ماہ کا حساب وصولی و بقایا ارسال کیا جاچکا ہے امید ہے کہ عہدہ داران مجالس فوری توجہ فرمائیں گے۔ نیز اب تک کا وصول شدہ چندہ فوری طور پر مرکز میں بھجوادیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بیرونی مجالس توجہ کریں

۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء کو حضور کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی ربوہ کے خدام اپنے اپنے محلہ کے وعدوں کی فہرستیں بنانے میں مشغول ہو گئے تھے۔ بیرونی مجالس کے خدام بھی اس طرف فوری طور پر توجہ کریں۔ اور اپنے وعدوں کی فہرستیں وکالت مال کو بھجوانے کے ساتھ ہی مجلس مرکزیہ کو بھی اپنی مساعی سے آگاہ کریں۔ یاد رہے کہ دفتر دوم کے وعدوں اور وصولی کا کام کلی طور پر خدام کو اپنے فرائض میں سمجھنا چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

چار درویشوں کی شادی خانہ آبادی

از ملک صلاح الدین صاحب دارالمسیح قادیان

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے کہ گزشتہ ایام میں ذیل کے چار درویشوں کی ہندوستان میں شادیاں ہوئیں۔ اور شادی کے وقت قادیان سے رخصت ہوتے وقت درویش بھائیوں نے دعاؤں کے ساتھ حسب توفیق مالی اعانت سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اور والسپی پر سٹیشن پر اور چوک میں خوش آمدید کہہ کر اخوت کا ثبوت دیا۔

(۱) برادرم چوہدری فیض احمد صاحب معاون ناظر تعلیم و تربیت و نائب افسر بہشتی مقبرہ اکیلے بھاگلپور شہر (صوبہ بہار) پہونچے۔ اور ۲۹ر اکتوبر کو رخصتانہ عمل میں آیا۔

(۲ و ۳) برادران یونس احمد صاحب اسلم پسر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم و ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر دس احباب کے ہمراہ بریلی پہونچے۔ مکرم قریشی محمد حبیب صاحب کی طرف سے ۱۲/۱۱/۵۱ کو اپنی صاحبزادیوں کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز ولیمہ کیا گیا۔ شرفاء شہر نے بھی اس موقع پر شرکت کی۔

(۴) برادرم محمد یوسف صاحب ولد مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب بھٹی سکنہ قصیرہ ضلع گجرات کا نکاح محترمہ مشتری بیگم صاحبہ (دختر مکرم قاضی شاد بخت صاحب عباسی سب انسپکٹر پولیس پنشنر سکنہ علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری یو-پی) سے ہوا۔ اور ۲۰/۱۱/۵۱ کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ برادر موصوف اپنے برادر اکبر مکرم مولوی برکت علی صاحب صدر عمومی و ناظم جائداد کے ہمراہ وہاں گئے تھے۔ اگلے روز وہیں ولیمہ کیا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۸۰۳، ۸۰۲ میں سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ کس طرح خلافت عباسیہ کا خاتمہ بغداد میں ہوا۔ اور اٹھارہ لاکھ مسلمان صرف بغداد اور اس کے نواح میں قتل ہوئے اور شاہی خاندان کے افراد کو ان کی فہرستیں بنوا بنوا کر اور تلاش کر کرکے قتل کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ صرف ایک شخص بھاگ کر بچ نکلا۔ جس کی نسل سے بہاولپور کے والیان ریاست ہیں۔ اور اس نوٹ کے لکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ یو-پی کے عباسی خاندان کی بعض شاخیں موجود ہیں۔ اور ان میں سے ایک نے مجھے اپنا شجرہ نسب بھی بھجوایا ہے۔

مکرم قاضی شاد بخت صاحب نے ذکر کیا کہ مذکورہ شجرہ ان کے ہی خاندان کا ہے۔ جو حضور کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا۔ ہم درویشوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس محصوریت کے زمانہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے احمدی خواتین ہمارے شریک حال ہو رہی ہیں۔ جیسے خود حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بدو اسلام میں کئی طرح پر محصوریت کے زمانہ میں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا تھا۔ قاضی صاحب محترم والے خاندان کی دو خواتین شادی ہو کر مکرم مولوی عبدالحق صاحب و مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کے ہاں آچکی ہیں۔ اور اسی خاندان کی چوتھی خاتون بھی ایک دو روز میں آنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت عباسؓ کی اولاد کی تمام روئے زمین کو اپنے مامور کی آواز پر لبیک کہنے اور آسمانی نور سے منور ہونے کی توفیق دے۔ تا ہم تمام کرۂ ارض واشرقت الارض بنورھا کا مصداق ہو جائے۔

احباب ان تمام شادیوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استطاعت اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ضروری اعلان

جو دوست امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں کسی قسم کی دوکان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی درخواستیں ۱۵/۱۲/۵۱ تک نظارت ہذا میں آجانی چاہئیں جو درخواستیں بعد میں آئیں گی۔ ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست پر متعلقہ امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ضروری ہے۔

نیز یہ بھی لکھا جائے کہ جو بھاؤ نظارت مقرر کرے گی۔ اس کی پابندی کروں گا۔ بغیر اجازت کسی شخص کو کوئی چیز فروخت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل لاہور
۹ دسمبر ۱۹۵۱ء

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح زندہ ہیں؟

کل ہم نے "شیعہ احراری" کے زیر عنوان عرض کیا تھا۔ کہ ہفت روزہ "شہید" شیعہ صاحبان کے اس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو شیعوں کے لئے جداگانہ حقوق طلب کرتا ہے۔ اور اپنی ذہنیت کے لحاظ سے احراریوں سے قریب ہے۔ آج اس کا ایک اور ثبوت مل گیا ہے کہ وہ شیعہ صاحبان جو تحریک "تحفظ حقوق شیعہ" کے علمبردار ہیں احراریوں سے گٹھ جوڑ رکھتے ہیں اور دراصل ان کے ہاتھ میں آلہ کار کے طور پر کام کرتے ہیں

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کچھ دن ہوئے "آزاد" میں جناب ابوظفر صاحب نازش رضوی کی ایک نظم بعنوان "داستانِ حرم" شائع ہوئی تھی جس کا ایک شعر تھا۔ ؎

جناب عیسیٰ و موسیٰ کے بعد دنیا سے
ہوئے رسولِ معظم بھی سوئے خلد رحیل

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب رازی نے اس شعر کی بناء پر ایک چھوٹا سا نوٹ الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۵۱ء میں شائع کروایا۔ جناب نازش صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے وہ نوٹ نہیں دیکھا۔ چند روز ہوئے شائد اسی غرض کے لئے نازش صاحب کے صاحبزادہ ایک دوست کے ہمراہ ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ ہم نے وہ نوٹ انہیں دکھا دیا تھا۔ اور چونکہ ہمارے پاس الفضل کا فالتو پرچہ اس وقت موجود نہ تھا۔ انہیں پرچہ مہیا نہ کرسکے۔ اس لئے ہمیں افسوس ہے کہ نوٹ مذکورہ نازش صاحب کی نظر سے نہ گزرا۔ ممکن ہے کہ وہ اس نوٹ کو دیکھ کر اتنی تلخ نوائی نہ فرماتے۔ جو انہوں نے اب "آزاد" میں فرمائی ہے۔ اور جو صرف احراریوں ہی کو زیبا ہے۔ بہر حال نوٹ مذکورہ حسب ذیل ہے۔

داستانِ حرم

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت الحاج ابوظفر نازش رضوی کی ایک نظم روزنامہ آزاد لاہور سہ روزہ ایڈیشن مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۱ء کے پہلے صفحہ پر شائع ہوئی ہے نظم پندرہ اشعار پر مشتمل ہے۔ اور اس کا چوتھا شعر یہ ہے ؎

جناب موسیٰ و عیسیٰ کے بعد دنیا سے
ہوئے رسولِ معظم بھی سوئے خلد رحیل

اس شعر کا مطلب بالکل واضح اور صاف ہے۔ اس لئے نہ صرف قارئین آزاد بلکہ مدیر آزاد سے بھی ہم یہ دریافت کا جائز حق رکھتے ہیں۔ کہ کیا اس سادہ اور عام فہم شعر سے یہ واضح طور پر ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس جسد خاکی کے ساتھ آسمانوں پر زندہ ہونے کا عقیدہ بالکل غلط ہے۔ اور وہ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح ہی نہیں۔ بلکہ خود رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح طبعی موت پانے کے بعد خلد بریں میں داخل ہوچکے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ (خواجہ بشیر احمد رازی ازربوہ)

"نازش" صاحب دیکھ سکتے ہیں کہ اس نوٹ میں کوئی تلخ بات نہیں ہے۔ جو آپ کی ذات والاصفات کے متعلق کہی گئی ہو۔ علمی طریق سے ایک اصولی بات بیان کی گئی ہے۔ اور اگر جناب غور فرمائیں تو جناب کے شعر سے اس سے الگ کوئی اور مطلب نکل ہی نہیں سکتا۔ جو نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔

اس شعر میں جناب نازش صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ نثر میں اس کا مطلب اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ

"رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم بھی دنیا سے اسی طرح سوئے خلد رحیل ہوگئے جس طرح جناب موسیٰؑ اور جناب عیسیٰؑ دنیا سے سوئے خلد رحیل ہوگئے"

اب جو کوئی بھی یہ فقرہ پڑھے گا وہ یہی قیاس کرے گا کہ یہ تینوں انبیاء علیہم السلام یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے سوئے خلد رحیل ہوگئے ہیں۔

رازی صاحب کا استدلال یہ تھا کہ چونکہ یہ مسلمہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طبعی موت سے وفات پاگئے ہیں۔ اس لئے دنیا سے سوئے خلد رحیل ہونے کا مطلب یہی لیا جائے گا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی طبعی موت سے وفات پاگئے ہیں

جناب نازش صاحب نے آزاد مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء میں جو نوٹ "الفضل کی تنقید پر مرا تبصرہ" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ اس میں جو کچھ جناب نے تلخ نوائی فرمائی ہے۔ اس کو تو ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ البتہ جو کچھ انہوں نے علمی تنقید کے طور پر فرمایا ہے۔ اس کے متعلق ہم یہاں ضرور کچھ عرض کرتے ہیں۔ آپ اس نوٹ میں فرماتے ہیں:۔

"ملحوظ رہے کہ "رحیل" کے معنے دنیا کی کسی عربی لغت میں فوت یا موت کے نہیں ہیں۔ اور اگر یہی قادیانی ناقد اپنے دعوے میں یقیناً صادق ہے۔ ورنہ اس کے خلاف ثابت ہونے پر اس کے کذاب مفتری اور دروغگو ہونے میں تو کوئی شک نہیں ملاحظہ ہو زیر تنقید شعر ؎

جناب موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بعد دنیا سے
ہوئے رسول معظم بھی سوئے خلد رحیل

خدا جانے "رحیل" کو موت یا فوت کا ہم معنے بیان کرکے اس قادیانی ناقد نے اپنی جماعت کی کونسی خدمت انجام دی ہے۔ آخر جب یہ لوگ الفاظ کے صحیح معنے کا عرفان بھی نہیں رکھتے۔ تو تنقید کا مروڑ ان کے پیٹ میں کیوں اٹھتا ہے۔ جب ایسے سرپھرے افراد تنقید جیسے دشوار گزار میدان میں اترنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ تو پھر ان کا تنقیدی ولولہ اور جوش ہی بے کار ہے تنقید اچھی چیز ہے بشرطیکہ دیانتداری سے استعمال کی جائے۔ نہ کہ اندھے کے لٹھ کی طرح جو سامنے آیا بے سوچے سمجھے اس پر جما دیا"

(آزاد ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء)

اب ہم نازش صاحب کے انصاف پر ہی چھوڑتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ "رازی" صاحب نے کہاں رحیل کے معنے موت کئے ہیں۔ لیکن کیا یہ درست نہیں ہے کہ جب یہ کہا جائے کہ فلاں شخص "دنیا سے سوئے خلد رحیل" ہوگیا ہے۔ تو اس کے معنے سوا طبعی وفات کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتے؟ یہی نہیں ہم نازش رضوی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص رحلت فرما گیا ہے۔ تو اس کے اردو محاورہ میں سوائے اس کے کہ وہ وفات پاگیا ہے۔ اور کیا معنے ہوتے ہیں؟

پھر جب آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی دنیا سے سوئے خلد رحیل ہونا اسی طرح فرماتے ہیں۔ جس طرح آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے تو ایک "آپ کا گنہگار مگر دوزخی قادیانی ناقد" اور معنے جو الفاظ سے کس طرح پیدا نہیں ہوسکتے کس طرح لے سکتا تھا۔ آپ تو شاعر ہیں آپ ہی انصاف کیجئے۔

جناب نازش صاحب یہ تو سوال ہی نہیں ہے کہ "رحیل" کے معنے موت ہیں یا نہیں۔ اگرچہ رحلت فرمانے کے معنے آپ بھی وفات کے ہی لیا کرتے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرات موسیٰؑ و عیسیٰؑ علیہم السلام کے "بعد" دنیا سے سوئے خلد رحیل" ہوئے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بجسد عنصری فلک چہارم پر صعود نہیں فرما گئے۔ بلکہ دنیا سے سوئے خلد رحیل ہوگئے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خلد میں موجود ہیں۔ تو پھر فلک چہارم پر تو نہیں ہوسکتے۔ سیدھی بات ہے ایک طفل نادان بھی اور ایک پیر دانا بھی اس کا یہی مطلب لے گا۔

لطف یہ ہے کہ خود جناب نازش رضوی صاحب احمدیوں اور احمدی بزرگوں کو احراری قسم کی اتنی گالیاں دینے کے بعد آخر میں سچی بات بھی کہہ گئے ہیں۔ اور "قادیانی ناقد" کی خود ہی تائید فرما گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے اس بیان کے بعد اگلے ہی روز پھر کوئی نہ کوئی سرپھرا یہ لایعنی اعتراض کرنے کی جسارت کرے گا۔ کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تو باقی دو نبیوں جناب موسیٰؑ اور حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا ہوا۔ وہ بھی کیا آپ کے نظریہ کے مطابق زندہ ہیں۔ اور لفظ "رحیل" کے حقیقی معنے کے مطابق وہ کیا فوت نہیں ہوئے

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ کی ذات اقدس پر گواہی دینے والا انبیاء علیہم السلام کا تمام گروہ نیز حقیقی شہدا راہ خدا جمہور اسلام کے عقیدے کے موافق یقیناً زندہ ہیں اور ابدالآباد تک زندہ رہیں گے۔ اور ہم تو ہیں ہی حیات النبی کے قائل۔

وما علینا الا البلاغ

(آزاد ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۴)

اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی عمومی لحاظ سے اسی طرح زندہ جانتے ہیں جس طرح آپ سب نبیوں کو زندہ مانتے ہیں تو ہمارا اور آپ کا کوئی اصطلاحی اختلاف تو رہتا ہی نہیں۔ البتہ ایک لطیف سا روحانی اختلاف جو کمالِ نبوت کے نقطۂ نظر سے پیدا ہوتا ہے ضرور رہ جاتا ہے۔ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سب نبی زندہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح زندہ ہیں۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ مگر بلحاظ اس کے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ جو شریعت لائے ہیں قیامت تک رہے گی۔ حالانکہ آپ سے پہلے نبیوں کی آوردہ شریعت قرآن کریم کی شریعت میں مدغم ہوکر الگ طور پر زندہ نہیں۔ اور تمام نبوتوں اور رسالتوں کا اکمال

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی مزعومہ پانچ منسوخ آیات کی تطبیق

(۴)

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۵)

معزز قارئین! آپ مضمون کے شروع میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا قول پڑھ چکے ہیں۔ کہ اگرچہ امام جلال الدین سیوطی رح نے بحث و تمحیص کے بعد بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ ساری بیس آیات منسوخ نہیں ہیں بلکہ میری تحقیق میں صرف پانچ آیات منسوخ ثابت ہوتی ہیں۔ گویا اس طرح سے حضرت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی منسوخ قرار دی ہوئی پندرہ آیات کو غیر منسوخ ٹھیرایا۔ اور اپنے خیال کے مطابق سارے قرآن مجید میں سے صرف پانچ آیتوں کو منسوخ قرار دیا ہے۔

اس اختلاف سے واضح ہے۔ کہ حضرت امام سیوطی رح کے نزدیک بیس آیات ایسی تھیں۔ جن کی تطبیق ان کی سمجھ میں نہ آئی۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے نزدیک پانچ آیات ایسی تھیں۔ جن کی تطبیق اس وقت ان کی سمجھ سے بالا تھی۔ قرآن مجید کی عظمت اور آیات قرآنیہ کے صریح بیانات کی روشنی میں اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ جن پانچ آیات کی تطبیق حضرت شاہ صاحب رض پر نہ کھلی اور اس وجہ سے انہوں نے ان پانچ آیات کو منسوخ ٹھیرا دیا۔ ان کی تطبیق اللہ تعالےٰ نے ہم پر کھول دی ہے ھذا فضل اللہ واللہ ذوالفضل العظیم۔

پہلی آیت:۔ حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

فمن البقرۃ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت الآیۃ منسوخۃ قیل بآیۃ المیراث وقیل بحدیث لاوصیۃ لوارث وقیل بالاجماع حکاہ ابن العربی قلت بل ھی منسوخۃ بآیۃ یوصیکم اللہ فی اولادکم وحدیث لاوصیۃ مبین للنسخ"

(الفوز الکبیر صفحہ ۱۶)

اس عبارت میں حضرت شاہ صاحب دہلوی سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۰ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقاً علی المتقین کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اور اس کی ناسخ سورہ نساء کی آیت ۱۲ یوصیکم اللہ فی اولادکم کو ٹھیرایا ہے۔ گویا حضرت شاہ صاحب کے نزدیک ان دونوں آیتوں میں تعارض ہے۔ اور اس کے دفع کرنے کی یہی صورت ہے۔ کہ آیت کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت کو منسوخ ٹھیرا دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں آیات میں کوئی تعارض نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی کسی بھی دو آیتوں میں تعارض نہیں پایا جاتا۔ کلام الٰہی میں تعارض ہونے کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ (نساء ۸۱) کیا یہ لوگ قرآن مجید پر تدبر نہیں کرتے۔ اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا۔ تو انہیں اس میں اختلاف کثیر نظر آتا۔ یعنی قرآن مجید بطور واقعہ ہر قسم کے اختلاف سے پاک ہے۔ پس جب اختلاف اور تعارض کے وجود سے قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کی نفی ہوتی ہے۔ تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ آیات اللہ میں تعارض ہے یا ان دو آیات میں تعارض پایا جاتا ہے۔ اور اس تعارض کے دفع کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان میں سے ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیا جائے۔

حقیقت یہی ہے۔ کہ آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اور آیت کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیۃ میں کوئی تعارض نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قانون میراث بیان فرما کر اسے اپنی وصیت یا تاکیدی حکم قرار دیا ہے۔ اور دوسری آیت میں مومنوں پر فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنے وارثوں کو وصیت کر جائیں۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی وصیت میراث کے علاوہ ہر مرنے والا خود بھی مرتے وقت اپنے والدین اور رشتہ داروں کو تاکید کر جائے کہ میری جائیداد اور میرا ترکہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یعنی قانون میراث کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ مرنے والے کی بات آخری بات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کو وصیت کہتے ہیں۔ مرنے والا مسلمان اس وصیت یا تاکید کے ذریعہ سے ایک تو اپنے ورثاء کو توجہ دلا جائے گا۔ کہ میرا ترکہ شریعت کے مطابق تقسیم ہو۔ دوسرے اسے شریعت کے اجراء کی کوشش کا ثواب ملے گا۔ اور اس دنیا میں اس کی یہ آخری کوشش اس کے ایماندار ہونے پر ایک محکم دلیل ہوگی۔ علاوہ ازیں ان دونوں آیتوں کا علیحدہ علیحدہ محل ہے۔ اور دونوں آیتیں اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔

مسلمانوں کے جو افراد ایسی اسلامی حکومت میں بستے ہیں۔ جہاں شریعت کا قانون ورثہ جاری ہے۔ وہ تو بحیثیت مجموعی یوصیکم اللہ فی اولادکم کے حکم کے مخاطب ہیں۔ اور بطور نظام اس وصیت الٰہی کو نافذ کر رہے ہیں۔ لیکن جو مسلمان کسی غیر مسلم سلطنت کے ماتحت ہیں۔ جہاں اسلامی شریعت جاری نہیں۔ مگر وہ سلطنت مرنے والے کی وصیت کو نافذ کرتی ہے۔ تو اس صورت میں کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین ہر مسلمان کے لئے انفرادی طور پر بھی واجب ہوگا۔ کہ وہ قانون رائج الوقت کو مدنظر رکھتے ہوئے شرعی حصص کی وصیت کر جائے۔ اس طرح سے یہ شخص باوجود غیر مسلم حکومت کے تابع ہونے کے یوصیکم اللہ فی اولادکم کو نافذ کر رہا ہے۔

ایک اور تطبیق یہ ہے۔ کہ کتب علیکم والی آیت میں مالی وصیت مراد نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہی وصیت ہے۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمائی تھی۔ جس کا ذکر اس آیت میں ہے:۔

ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالو نعبد الٰھک والٰہ ابائک ابراھیم واسماعیل واسحٰق الٰھاً واحداً ونحن لہ مسلمون (البقرہ ۱۳۳)

ترجمہ:۔ کیا تم لوگ اس وقت کے گواہ ہو۔ جب حضرت یعقوب ؑ کی وفات کا وقت آیا۔ تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا۔ کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ ان سب نے کہا۔ کہ ہم تیرے خدا اور تیرے باپ دادا ابراہیم۔ اسماعیل ؑ اور اسحاق علیہ السلام کے خدائے واحد کی عبادت کریں گے۔ اور ہم سب اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

گویا اللہ تعالےٰ نے آئت کتب علیکم والی آیت میں ہر مسلمان کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ مرتے وقت اپنے ماں باپ۔ اہل و عیال اور رشتہ داروں کو توحید کے قیام اور شریعت کے نفاذ کی وصیت کر جائے۔ پھر وہ بری الذمہ ہے۔ اگر اس کے ورثاء اس طریق پر نہ چلیں گے۔ تو ان کی ذمہ داری ہوگی۔ اس تفسیر کی صورت میں "ان ترک خیراً" کے معنے ہوں گے۔ کہ اگر اس کی نیت اپنے پیچھے نیکی اور تقویٰ چھوڑنے کی ہے یعنی اور ذرائع کے علاوہ مرتے وقت کی یہ وصیت بھی مرنے والے کے لئے ثواب کا موجب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے پسماندگان میں نیکی کا جذبہ قائم رکھنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر اس کا اختیار کرنا فرض ہے۔ بہر حال آئت یوصیکم اللہ فی اولادکم اور آیت کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

ان تطبیقوں کے علاوہ ایک آسان تطبیق دونوں آئتوں میں یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم میں قانونِ وراثت کو بطور وصیت بیان فرمایا۔ اور پھر آئت کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت میں مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ کہ جب کسی کی موت واقع ہو۔ تو ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ تم پر ہماری طرف سے ایک وصیت یعنی قانون وراثت فرض کیا جا چکا ہے۔ اس کا نفاذ تم سب کا مشترکہ فرض ہے۔

اس تطبیق کی صورت میں سورتوں کا تقدم و تاخر موجب اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ موجودہ ترتیب، ترتیب نزول سے مختلف ہے۔

ایک اور آسان ترین تطبیق دونوں زیر نظر آیات میں یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے سورہ بقرہ میں فرمایا۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا ن الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقاً علی المتقین کہ اے مسلمانو! تم پر ہماری طرف سے والدین اور رشتہ داروں کے بارے میں ایک خاص وصیت فرض کی جا رہی ہے۔ اور پھر سورہ نساء میں یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیۃ۔ میں اس وصیت کو تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اور آخر میں پھر دہرایا۔ وصیۃ من اللہ واللہ علیم حلیم۔ (نساء ۱۲) کہ یہ اللہ تعالےٰ کی وصیت ہے۔ جس کا نفاذ تم پر فرض کیا گیا ہے۔

یہ ایسا ہی طریق ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے پہلے فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (سورہ بقرہ ۱۸۳) روزوں کی اس عمومی فرضیت کے بعد اللہ تعالےٰ نے رمضان المبارک کا ذکر کیا۔ اور فرمایا۔ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ کہ وہ روزے رمضان کے مہینے میں رکھنے فرض ہیں۔

ان تطبیقات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آئت کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت کو منسوخ قرار دینا "قطعاً" درست نہیں۔ یہ آئت محکم اور دائمی حکم پر مشتمل ہے۔ اور ہرگز منسوخ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

"مسیح ہندوستان میں"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ قاضی عبدالحمید صاحب نے کیا تھا۔ Jesus in India کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس کی تین کاپیاں درکار ہیں۔ جو دوست یہ کتب مہیا فرما سکتے ہوں۔ وہ عاریتاً یا قیمتاً یہ کتب وکالت دیوان میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(وکیل الدیوان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر)

گذشتہ مہینہ ہماری تبلیغی، تربیتی اور اصلاحی مساعی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تسلی بخش اور کامیاب رہیں۔ ان تمام کا تفصیلی ذکر تو ان چند سطور میں ممکن نہیں البتہ چند امور کا ذکر قارئین الفضل کو اپنے ملک کے حالات سے آگاہ کرنے اور دعا کی تحریک کی غرض سے سپرد قلم ہیں۔ عرصہ مذکورہ میں مختلف جماعتوں میں قرآن کریم، احادیث نبوی، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدگی سے جاری رہا۔

تنظیم کی غرض سے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حلقہ کماسی کی لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے اور اغیار کی متعدد کانفرنسوں میں شرکت کی گئی۔ چنانچہ بمقام بلشیم ایک عیسائی فرقہ Methodist Church کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے موقعہ پر ان کے صدر کی اجازت سے حاضرین کو مخاطب کرنے کا موقعہ ملا جس میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اسلامی رواداری، مسیح کی آمد ثانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق بصیرت افروز تقریر فرمائی اور ان تک نور اسلام حق پہنچایا۔

اسی طرح P.E.A. کے دو اجلاسوں میں مولوی صاحب موصوف شریک ہوئے اور صاحب صدر کی درخواست پر آپ نے قیام پاکستان کی وجوہ اور حیدر آباد و کشمیر میں بھارت کے غاصبانہ قبضہ اور جارحانہ رویہ پر روشنی ڈالی جو ہمارے مبلغین کی ہی پاکستانی دوستی کا نتیجہ ہے کہ اس دفعہ عید کے موقعہ پر ہمارے ایک احمدی چیف نے اپنے بچوں کے لئے پاکستانی لباس کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول نے بخوشی ان کی اس خواہش کو پورا کیا جسے احباب جماعت کے علاوہ دیگر مسلمان دوستوں نے بھی نہایت پسند کیا۔

ایک مرتبہ مجھے ممبران اسمبلی سے ملنے کا موقعہ ملا اور اسمبلی کے اجلاس میں بھی شریک ہوا۔ اسمبلی ہال میں تبلیغ و تقسیم لٹریچر کے علاوہ خاکسار نے ایک عرضداشت وزیر اعظم گولڈ کوسٹ کے حوالہ کی جس میں مسلمانوں کے لئے مزید تعلیمی حقوق کے حصول کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس کی نقول احمدی ممبران اسمبلی کو بھی دیدی گئیں۔ تا موقعہ آنے پر وہ پرزور تائید کرسکیں۔ غرضیکہ جس طرح بھی بن پڑے اشاعت اسلام اور مقامی مسلمانوں کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب وطن پاکستان کی سلامت کے قیام کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے۔

اس دوران میں ہماری ان مساعی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاس نو مبائعین داخل احمدیت ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

برادرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم و برادرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور برادرم پروفیسر مسعود احمد صاحب نے علی الترتیب اسویڈرو اور کماسی کے علاقہ میں درس قرآن کریم، بخاری شریف و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری رکھا نیز اطفال کی تربیت و تعلیم پر بھی خاص زور دیا گیا۔ مزید برآں مختلف تقاریب کے مواقع پر تبلیغی تربیتی اور اصلاحی تقریروں کا انتظام کیا گیا۔

اندریں مدت علاقہ اشانٹی کے مبلغین (جو مقامی باشندے ہیں) کو مزید کورس کے لئے کماسی (گولڈ کوسٹ) بلوایا گیا اور انہیں علاوہ دیگر مسائل علم کلام کے ڈاکٹر سفیر الدین صاحب اور پروفیسر مسعود احمد صاحب نے علی الترتیب تناقض بائیبل اور بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارات کے مضامین پر سیر حاصل بحثیں تیار کروائیں۔

ایک پیرامونٹ چیف کو تبلیغی خط لکھا گیا جس کے نتیجہ میں اسے اور اس کی رعایا تک پیغام حق پہنچانے کا موقع ہاتھ لگا۔

عرصہ مذکورہ میں بفضل تعالیٰ چالیس نئے افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت و سعادت دارین بخشے۔ آمین۔ دیگر انتظامی و جماعتی امور بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باحسن وجوہ سرانجام پذیر ہوئے

بالآخر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ احمدیت کی ترقی اور احباب جماعت کی بہبودی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ تا وہ وعدے جو رحمٰن کی آخری فتح سے متعلق خدا نے مقدر فرمائے ہیں جلد پورے ہوں اور دنیا محمدی نور سے منور ہو۔ آمین۔

اسلام میں خلافت کی حیثیت

(از مکرم فیض علی صاحب صابر الف ۱۵ ماڈل ٹاؤن لاہور)

انبیائے کرام کی بعثت منجانب اللہ ہوتی ہے اس لئے ان کے متعلق عزل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا لیکن چونکہ ان کے خلفاء بھی منجانب اللہ ہوتے ہیں لہٰذا وہ بھی عزل سے محفوظ ہیں۔

انبیائے بنی اسرائیل کے انبیاء کی نبوت کا دائرہ محدود تھا لیکن نبی کریم خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عالمگیر ہے تو آپ کے خلفاء کی خلافت کے عالمگیر ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہوسکتا۔

انبیائے کرام عموماً اپنے بعد خلیفہ ہونے والوں کے نام اور نشان کو صراحتاً یا کنایۃً بتلا دیا کرتے ہیں۔ مثلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سب انسانوں میں افضل ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہی بزرگ خلیفہ اول ہوگا جو سب انسانوں سے افضل ہے۔ اور یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مقابلہ میں اور کوئی خلیفہ ہونے کا حق دار نہیں ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی آپ کی غیر حاضری میں امام جماعت ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیگر ہونے والے خلیفوں کے نام اور نشان بھی بتلا دیئے ہوئے تھے۔ جو کہ درجہ وار مسند خلافت راشدہ پر جلوہ گر ہوتے رہے ہیں۔

الغرض انبیائے کرام کے خلفاء بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہوتے ہیں جن کا عزل کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی اور نہ ہی خود خدا تعالیٰ ان کو معزول کرتا ہے۔

خلفاء کے طریق انتخاب کو اس انتخاب سے کوئی نسبت نہیں ہوتی جو یورپ وغیرہ ممالک میں رائج ہے جس کی ہم مسلمان نقل کر رہے ہیں۔

خلفاء کے انتخاب کا نتیجہ اگرچہ وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ لیکن اس سے قوم کا شیرازہ مستحکم ہو جاتا ہے۔

یورپی انتخاب کو جمہوری انتخاب کہنا برعکس نہند نام زنگی کافور ہوتا ہے جو بجائے جمہوریت پیدا کرنے کے طوائف الملوکی اور دشمنی پیدا کر دیتا ہے۔ اس انتخاب کی رسہ کشی کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اس سے بے شمار روپیہ دھڑا بندی پر ضائع ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت بھی علیٰ منہاج نبوت اور عالمگیر تھی۔ آپ کی جماعت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کی مصداق ہے۔ آپ نے بھی اپنے خلیفہ اول حضرت حاجی نور الدین صاحبؓ کا لقب امام الامت تجویز کیا تھا اور آپ کی شان ارفع کے متعلق فرمایا ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

آپ بھی بہت اعلیٰ درجہ کے متقی اور صاحب کشف و الہام تھے۔ آپ کا علم و فضل بھی مسلمہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ آپ کے متعلق نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں بلکہ آپ کی ارفع شان کا ذکر صحف اولے میں بھی موجود ہے۔

آپ ہی کی کوششوں کا ثمرہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ نے ان علاقوں میں بھی اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا ہے جہاں کے لوگ اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ انشاء اللہ وہ وقت بھی آنے والا ہے جبکہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا خدائی وعدہ پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء بھی خلفائے راشدین کی طرح مستقل ہیں یعنی معزول ہونے والے نہیں ہیں اور جس طرح خلفائے راشدین کو معزول کرنے کے خواہشمند خود خائب و خاسر ہوگئے۔ اسی طرح آپ کے حاسدوں اور مخالفوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے نامراد اور اسلام سے ہی معزول کر دیا ہوا ہے۔

اطلاع برائے حصہ داران

سندھ وجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ

کمپنی ہذا کے حصہ داران کی چوتھی سالانہ جنرل میٹنگ کمپنی کے ہیڈ آفس ربوہ میں مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ بوقت صبح دس بجے ہوگی۔ حصہ داران سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شمولیت فرما کر مشکور فرمائیں۔ اس مضمون کی چٹھیاں علیحدہ بھی حصہ داران کے نام بھجوائی جارہی ہیں۔

چیئرمین سندھ وجی ٹیبل آئیلز اینڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ

درخواست دعاء

میری لڑکی ایک عرصہ سے بیمار ہے اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے کمزوری بہت ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں

عبد اللہ خاں ڈنڈبور کھروٹیاں ضلع سیالکوٹ

درخواست دعاء

دمشق سے محترم السید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ شام نے اطلاع دی ہے کہ مکرم جناب مولوی مقبول احمد صاحب بی اے مبلغ انگلستان ۲۸ نومبر کو بصرہ سے اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ بلاد عربیہ ۲۹ نومبر کو دمشق سے عازم پاکستان ہوگئے ہیں۔ احباب ہر دو مجاہدین کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (وکیل التبشیر)

خُدا کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

اسلام میں خوارج کا فتنہ

از مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اگر کسی وقت آپ کو اللہ تعالیٰ خلعت خلافت سے نوازے تو بعض منافقین اسے سلب کرنے کی کوشش کریں گے لیکن ان کی اس مذموم کوشش کو آپ کامیاب نہ ہونے دیں۔ حضرت عثمان نے آنحضرت کے اس ارشاد کی پوری پوری تعمیل کی۔ اپنی عزیز جان تک قربان کر دی لیکن خلافت کی خلعت سے دستبرداری قبول نہ کی

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آتا ہے۔ وہ مسلمان جو قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو سرنگوں کر چکے تھے۔ جن کے دبدبہ اور سطوت سے تمام عالم تھراتا تھا۔ اب خود خانہ جنگیوں میں مصروف ہو گئے۔ اس باہمی نزاع کو ختم کرنے کے لئے صفین کے میدان جنگ میں "تحکیم" کی تجویز پیش ہوئی جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ حضرت علی رضؓ اور معاویہ کے دونو فریق میں سے ایک ایک حکم مقرر ہو۔ اور وہ جو فیصلہ کریں۔ سب کو تسلیم ہو۔ اگرچہ حضرت علی کو یہ طریق منظور نہ تھا۔ لیکن دونوں طرف کی فوجوں کی اکثریت اس پر رضامند ہو گئی۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ایسا فیصلہ صرف خدا کے اختیار میں ہے۔ لیکن ان کی آواز اس وقت ان سنی کر دی گئی۔ اور جنگ کو ملتوی کر کے دو حکم مقرر کر دیئے گئے۔ حضرت علیؓ کی جماعت کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ اور معاویہ کی طرف سے عمرو بن العاص حکم مقرر ہوئے۔ حضرت علیؓ کو اس تقرر اور انتخاب پر بھی اعتراض تھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمرو بن العاص امیر معاویہ کا پرانا ساتھی ہے اور نہایت ہوشیار اور سیاستدان ہے لیکن ابو موسیٰ اشعری اس کے مقابلہ پر بہت سیدھے سادھے انسان ہیں۔ لیکن نزاکت وقت کچھ ایسی تھی کہ ان کی کوئی پیش نہ گئی اور تحکیم کا فیصلہ ہو کر فریقین میں ایک معاہدہ ہو گیا۔ کہ دونوں صاحب جو فیصلہ کریں گے وہ سب کو تسلیم ہوگا۔ اس فیصلہ کے بعد دونوں نمائندوں کی مجلس منعقد ہوئی۔ اور بڑی رد و کد کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ موجودہ صورت میں علی اور معاویہ دونوں کو معزول کر کے خلیفہ کا از سرِ نو انتخاب کیا جائے۔ یہ اس فیصلہ کو عام لوگوں کو سنانے کے لئے جامع مسجد میں اکٹھا کیا گیا۔ عمرو بن العاص کو کہا گیا۔ کہ آپ پہلے اعلان کریں۔ انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بزرگ اور فضیلت والے ہیں۔ میں ان سے کیسے سبقت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ ابو موسیٰ اشعری اٹھے اور انہوں نے اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں حضرت علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو خلافت اور امارت سے معزول کرتا ہوں۔ آپ کے بعد عمرو بن العاص آئے۔ انہوں نے جو اعلان کیا وہ بالکل حیران کن تھا۔ انہوں نے کہا۔ حضرت علیؓ کی جماعت کے نمائندہ نے علیؓ کو معزول کر دیا ہے۔ لیکن میں معاویہ کو معزول نہیں کرتا۔ بلکہ وہ حضرت عثمانؓ کے صحیح جانشین ہیں۔ اس پر حضرت موسیٰ چلائے کہ یہ غداری ہے۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا جو اعلان ہونا تھا۔ وہ ہو چکا تھا۔

چونکہ یہ فیصلہ اور اعلان نہایت نامنصفانہ تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے ارشاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے صریح خلاف تھا۔ کیونکہ اسلامی شریعت کا یہ متفقہ فتویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور اسے کوئی شخص معزول کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اسلئے لازمی طور پر اس خلاف شریعت فیصلہ سے بے چینی اور ہیجان پیدا ہوا۔ اور حضرت علی رضؓ کی اپنی جماعت میں ہی شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ خوارج کے گروہ نے اسی وقت سر نکالا اور انہوں نے اتنا زور پکڑا کہ حضرت علیؓ کو معاویہ کی فوج سے پہلے ان خوارج سے لڑائی کرنی پڑی۔ اور اسی لڑائی میں ایسا کشت و خون ہوا کہ ہزار ہا انسان دونوں طرفوں کے مارے گئے۔

یہ خون ریزی اور کشت و خون اسباب کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے ایک ایسے معاملہ میں دخل دیا جو ان کے اختیار سے باہر تھا۔ خلافتِ حقہ کو اللہ تعالیٰ قائم کرتا ہے اور جیسا کہ اس نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اس ذریعہ سے وہ دین کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ اور خوف و ہراس کی جگہ امن کو قائم کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا کے اس قائم کردہ نظام میں انسان دخل اندازی کرے۔ اور اس طرح وہ الٰہی قانون کو توڑنے کا موجب بنے۔ تو پھر اس کی سزا بھی اسے بھگتنی پڑے گی۔ جس طرح وہ خلافت کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے انعامات کا وارث بنتا ہے اور ان دینی اور دنیوی فوائد سے مستفید ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس نظام سے وابستہ کر رکھے ہیں۔ اسی طرح جب وہ الٰہی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔ تو اسے سزا بھی سخت ملے گی چنانچہ تاریخ اسلام میں اس کا اس میں نہایت واضح نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے کہ جب تک خلافت راشدہ کے ساتھ لوگ وابستہ رہے ان پر ہر قسم کے انعامات الٰہی کی بارش ہوتی رہی۔ اور خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ اسلام کی سلطنت اور سطوت معمورۂ عالم پر چھا گئی۔ لیکن جونہی لوگوں نے نظام خلافت میں دخل اندازی کی اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ ہم جسے چاہیں خلیفہ بنا سکتے ہیں۔ اور جسے چاہیں خلافت سے معزول کر سکتے ہیں۔ تو باوجود اس کے کہ وہ ایک وسیع سلطنت کے مالک ہو چکے تھے۔ ان کی تعداد بھی بے شمار ہو گئی تھی۔ لیکن الٰہی قانون توڑنے کے بعد نہ یہ وسیع سلطنت ان کے کسی کام آئی۔ اور نہ ان کی تعداد نے انہیں فائدہ دیا۔ وہ روز بروز انحطاط اور پستی کی طرف گرتے گئے۔ اور فتح و ظفر کی بجائے انہیں شکست پر شکست کا مونہہ دیکھنا پڑا۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ساٹھواں سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور اس کے الہام اور وحی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کا ایک سالانہ اجتماع مقرر فرمایا ہے۔ یہ اجتماع بالعموم ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ہوا کرتا ہے۔ اور اس سال بھی انہیں تاریخوں پر منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ کہ جماعت کے وہ تمام دوست جن کا ان دنوں پہنچنا ممکن ہو۔ اس موقع پر جمع ہوا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سننے اور سنانے میں شامل ہوا کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ عند اللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔"

پھر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان پہنچنا ممکن ہے۔ اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسائیوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آ جاتے ہیں۔ اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں۔ ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ .... پس ان ایام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا۔ جسے توڑا جا سکتا ہے یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو۔ صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولادوں پر بھی ظلم ہے" (خطبہ جمعہ ا؍ دسمبر ۱۹۳۷ء)

جلسہ سالانہ کی خاطر سفر کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھا دے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذو المجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین (اشتہار ۷؍ دسمبر ۱۸۹۲ء)

دیار حبیب میں آنا:۔ دیار حبیب میں آنا خود ایک سعادت ہے۔ ان جگہوں اور راستوں کو دیکھنا جن میں خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام سالہا سال چلتا رہا۔ خود قلب بیدار میں تجلیات روحانیہ کے پیدا کرنے کا موجب ہے کون ایسا احمدی ہے۔ جسے احمدیت کے بانی اور اس کے مقدس آثار سے والہانہ تعلق نہ ہو اسلئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان آنے کی توفیق پانا۔ خدا کا فضل ہے۔ ان دنوں قلوب صیقل ہوتے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملکر ایمان بڑھتا ہے۔ اور باہمی محبت ترقی پاتی ہے۔

خدا کے فضل سے ملکی حالات بہتر ہو چکے ہیں۔ اب سفر میں کسی قسم کا خطرہ نہیں رہا۔ اس لئے میں جماعت کے ہر فرد کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں۔

دوست مستورات کو بھی ہمراہ لا سکتے ہیں۔ تا وہ بھی مقامات مقدسہ کی زیارت سے مستفید ہو کر اپنے ایمانوں میں تازگی پیدا کریں۔

میں جملہ عہدیداران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعت میں اچھی طرح تحریک کر کے ہفتہ عشرہ

(باقی ص۸ پر)

الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع ہو رہا ہے۔

مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔ جو دوست جگہ پہلے ریزرو کرا لیں گے۔ ان کے لئے موزوں جگہ ملنے میں آسانی ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ دیر سے اطلاع دینے کی صورت میں ہمیں صفحات بڑھانے پڑیں مگر اس کے لئے آج تک مقررہ مقدار میں آرڈر نہ آجائیں۔ اضافہ صفحات نہ ہو سکے گا۔ اس صورت میں انتظار کرنا پڑے گا۔ اس لئے اپنے آرڈر جلد از جلد بھجوا دیں۔

(۲) ایجنٹ اور خریدار اصحاب کی طرف سے زیادتی آرڈر کی اطلاع جلد آجانی مناسب ہے۔ ورنہ پرچہ ختم ہونے پر دفتر ہذا تعمیل ارشاد سے معذور ہوگا۔ (مینیجر)

نتیجہ امتحان تبلیغی ٹریننگ کلاس جماعت احمدیہ گھمکیا ضلع جھنگ

مندرجہ ذیل انصار خدام اور ممبرات لجنہ اماء اللہ نے دوسری تبلیغی ٹریننگ کلاس میں زیر تربیت مرزا حسام الدین صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ رہ کر امتحان پاس کیا۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

ممبران	رول نمبر	نام	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ	پاس فیل
انصار اللہ	۱	چودھری محمد ابراہیم صاحب	۵۰	۲۵	پاس
"	۲	ماسٹر قدرت اللہ صاحب	۵۰	۲۵	"
"	۳	میاں محمد تقی صاحب	۵۰	۳۰	"
"	۴	بابو عبدالحلیم صاحب سیکنڈ کلرک خزانہ صدر	۵۰	۲۵	"
"	۵	حکیم غلام قادر صاحب	۵۰	۳۵ (دوئم رہا)	"
"	۶	ملک محمد فاضل صاحب	۵۰	۳۰	"
"	۷	ڈاکٹر محمد بخش صاحب	۵۰	۱۵	فیل
"	۸	حکیم شہاب الدین صاحب	۵۰	۳۰	پاس
"	۹	ماسٹر علی محمد صاحب	۵۰	۴۰ (اول رہا)	"
"	۱۰	ڈاکٹر سلطان محمود صاحب	غیر حاضر		
"	۱۱	مہر نور سلطان صاحب وکیل بی۔اے ایل۔ایل۔بی	"		
"	۱۲	منشی برکت علی صاحب	غیر حاضر		
"	۱۳	حکیم عبدالکریم صاحب	"		
"	۱۴	میاں محمد عبداللہ	"		
"	۱۵	مستری محمد عبداللہ	"		
"	۱۶	حافظ غلام رسول صاحب	"		
خدام الاحمدیہ	۱	میاں جمال الدین ولد مولوی احمد دین صاحب		۴۷ اول رہا	پاس
"	۲	میاں محمود احمد صاحب		۳۶ (دوئم رہا)	"
"	۳	چودھری جلال الدین صاحب		۳۲ (سوئم رہا)	"
"	۴	چودھری تاج الدین صاحب		۳۰	"
"	۵	میاں محمد صدیق صاحب		۲	فیل
"	۶	میاں محمد صادق صاحب		۱	"
"	۷	میاں محمود احمد صاحب بشیر		۲۸	پاس
"	۸	قاضی عبدالرحمن صاحب کلرک ڈی۔سی۔آفس		۲۷	"
"	۹	سید منیر شاہ صاحب ابن سید حسن شاہ صاحب		۲۹	"

(نمبر ۱۰ تا ۱۶) ان احباب کو دوبارہ تیسری ٹریننگ کلاس میں داخل ہو کر امتحان پاس کرنا پڑے گا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ساٹھواں سالانہ جلسہ بقیہ صفحہ ۶

کے اندر اندر فوری طور پر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں۔ خصوصاً مستورات کی تاکہ جملہ انتظامات کئے جا سکیں۔ یہ نہایت ضروری امر ہے جس کی طرف تمام احباب کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک تقریب پر احمدیت کے دائمی مرکز میں آنے کی توفیق بخشے۔ اور مسیح پاک کی دعاؤں کا مستحق بنائے آمین۔

(خاکسار ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان مشرقی پنجاب)

چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ امسال دسمبر کی ۲۶، ۲۷، ۲۸ تاریخ کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندے کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے اور اس کی شرح ایک سال میں ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ جلسہ سالانہ کا خرچ قریباً ۷۰۰۰۰ روپیہ ہوگا جس سے مہمانوں کی میزبانی کی جائے گی۔ جلسہ سالانہ کے مہمان تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مقرر کیا ہے۔ اس لئے حقیقتاً وہ مہمان نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی میزبانی کا جو درجہ ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ جلسہ سالانہ کی ضروریات بڑے زور شور سے خریدی جا رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر دوست کا جتنا وعدہ ہو۔ وہ حد درجہ دسمبر کے وسط تک ادا کر دے۔ مومن کی شان یہ ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو چاہے جان تک بھی دینی پڑے۔ پورا کرتا ہے۔ پس آپ کو موقع ہے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی میزبانی میں حصہ لیتے ہوئے اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ جلد از جلد ادا کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ توجہ فرمائیں

بار بار جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو لکھا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹریان تبلیغ کے ناموں اور مکمل پتوں سے مرکز کو اطلاع دیں اور یہ کہ سیکرٹریان تبلیغ اپنی کارروائی کی رپورٹ ماہوار مرکز میں ارسال کیا کریں۔ مگر افسوس کہ جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ ماہ اکتوبر کی رپورٹ سوائے سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت گوجرانوالہ شہر کے کسی سیکرٹری نے ارسال نہیں کی۔ یہ نہایت قابل افسوس امر ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا پھر یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ امید ہے۔ جماعتیں اس طرف توجہ کریں گی۔

نوٹ:۔ سیکرٹریان تبلیغ اپنے نام اور مکمل پتوں سے مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ مرکز سے ایسا مطالبہ ہو تو یہاں سے ہی پورا کیا جا سکے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

چندہ کی رقوم کی تفصیل

مرکز میں جس قدر چندہ کی رقمیں آتی ہیں وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصول کرتے ہیں جس کے بعد وہ نظارت ہٰذا تفصیل کے مطابق داخل خزانہ کرتے ہیں جو چندہ بھجوانے والے احباب رقم کے ساتھ بھجواتے ہیں۔ اگر چندہ کی رقم کے ساتھ اس کی تفصیل نہ ہو۔ تو تفصیل آنے تک رقم مد بلا تفصیل میں بطور امانت رہے گی۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ رقم بھجواتے وقت ان کی تفصیل ساتھ ہی بھجوا دیا کریں۔ تاکہ مرسلہ رقوم بروقت داخل خزانہ ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال)

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی رو سے ہر مقامی انجمن کو اجازت ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن خاص مقامی چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت ضروری ہے۔ مگر وقتاً فوقتاً نظارت بیت المال کے نوٹس میں آتا رہتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں خاص مقامی چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کے بغیر چندہ جمع

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوا ہے ع

ہر نبوت را بروشد اختتام

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قیامت تک زندہ ہیں باقی کوئی نبی اس معنی میں اب زندہ نہیں ہے۔ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور نہ آئندہ کوئی نبی ایسا آسکتا ہے جس کی زندگی آپ کی زندگی سے وابستہ نہ ہو۔

آخر میں ہم پھر جناب نازش رضوی صاحب کی خدمت میں اتنا عرض کئے دیتے ہیں کہ آپ نے

"دنیا سے سوئے خلد رحیل ہوئے"

کے الفاظ اپنے شعر میں یکساں طور پر حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمائے ہیں اس سے ان کے معنی کا جو بھی آپ لیں یکساں طور پر اطلاق ہوگا خواہ طبعی موت کے کرلیں یا زندگی کے کرلیں۔ اس لئے چونکہ آپ کے ہی اعتقاد کے مطابق خود حضرت علی کرم اللہ وجہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن ودفن کا انتظام کیا تھا اور جہاں تک اس دنیا سے سوئے خلد رحیل فرمانے کا تعلق ہے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول بھی کہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پوجتا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کو پوجتا ہے تو وہ زندہ ہے یہی ثابت کرتا ہے کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے آپ کے شعر کا سوائے اس کے دوسرا کوئی مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح وفات پا گئے۔ آپ کے شعر میں کوئی ایسا قرینہ نہیں ہے جس سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے "دنیا سے سوئے خلد رحیل ہوئے" فرمانے کے ان معنی کے سوا کوئی الگ معنی نکلتے ہوں۔ اس لئے کم سے کم آپ "قادیانی ناقد" پر یہ اعتراض نہیں کرسکتے کہ اس نے تنقید میں دیانت سے کام نہیں لیا۔ یہ آپ کو ضرور تسلیم کرنا پڑے گا اور جو گالیاں آپ نے احمدیوں کو ارزانی فرمائی ہیں ان کے متعلق ہم ع

بدم گفتی وخورسندم جزاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

کے سوا اور کچھ عرض نہیں کرسکتے۔ البتہ اتنا عرض کرتے ہیں۔ اگر آپ احمدیوں کے ساتھ اس طرح اٹھتے بیٹھتے رہے تو یہ عالم ہو جائے گا کہ ع

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب

زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجو دہن بگڑا

ہمارا تو کچھ بھی نہیں جائے گا آپ اپنی نکتہ سنجی۔ مذاق سلیم علمی قابلیت اور آداب تحریر پر بٹہ ضرور لگوا کے رہیں گے ؎

اگر آگ کے پاس بیٹھو گے جاکر

تو اٹھو گے اک روز کپڑے جلاکر

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی افتتاحی جنرل میٹنگ

مورخہ ۹ دسمبر بروز اتوار بوقت تین بجے بعد دوپہر ڈی اے وی کالج ہال میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی ایک افتتاحی جنرل میٹنگ ہوگی جس میں پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب سرپرست ایسوسی ایشن (۳) خطاب فرمائیں گے۔ مختلف کالجوں کے تمام احمدی طلباء جو خواہ ایسوسی ایشن کے ممبر نہ بھی ہوں اس میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن

سوڈان میں اقوام متحدہ کو رائے شماری کرانی چاہیئے

پیرس ۸ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے لئے سوڈان کی اشیقہ پارٹی کی طرف سے جو وفد آیا ہوا ہے۔ اس کے ایک رکن مسٹر ابراہیم المفتی نے گذشتہ شب اسٹار کو بتایا کہ سوڈان کی تمام جماعتیں اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ملک میں استصواب رائے کے نتائج کی پابندی کرنے پر تیار ہیں۔

مسٹر مفتی نے مزید کہا کہ پیرس کے وفد میں اشیقہ پارٹی اور وادی نیل کی اتحادی پارٹی کا اشتراک اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ سوڈان کی سیاسی جماعتوں کے درمیان تعاون ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ ہم برطانیہ کے حالیہ رویہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ حالانکہ مصر کی بجائے خود برطانیہ ہی استصواب رائے کرانے کے حق میں تھا اگر اب سوڈان استصواب رائے کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہے۔ تو اس سے نصف صدی کے برطانوی راج کا افسوسناک پہلو اجاگر ہوتا ہے۔

استصواب شروع کرانے کے لئے سوڈانی وفد نے مشورہ دیا ہے۔ کہ جس طرح اس اصول کو ہم مانتے ہیں اقوام متحدہ بھی اسے تسلیم کرے اور تفصیلات بعد میں طے کرلی جائیں۔" وفد نے مسٹر ڈی گولی پر زور دیا ہے کہ مصر کی تجویز کے مطابق اقوام متحدہ کی نگرانی میں رائے شماری کرائی جائے۔ مسٹر لی کے ساتھ ملاقات کرنے کے بعد انہوں نے تین گھنٹہ تک مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پاشا کے ساتھ گفت وشنید کی (اسٹار)

تین تیز رفتار غیر جنگی طیارے

واشنگٹن (ڈی سی) ۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فوج نے نئی قسم کے تیز غیر جنگی طیارے تیار کئے ہیں جنہیں محاذ جنگ پر سپاہیوں اور رسدات کو تیز رفتار سے پہنچانے کے لئے استعمال کیا جائیگا ان میں ایک طیارہ کی ساخت اس نوعیت کی ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر موٹر کار کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کے بازو ضرورت پڑنے پر اندر کی جانب موڑے جاسکتے ہیں۔ اسے فلیپ کہا جاتا ہے اس کی مدد سے ہوا باز دشمن کے مورچوں پر پرواز کرسکتا ہے اور کسی مقام پر اتر کر زمین پر سفر کرتے ہوئے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتا ہے۔

ایک اور طیارہ ہیلی کوپٹر کے نمونہ پر تیار کیا گیا ہے۔ جو ہیلی کوپٹر سے زیادہ تیز رفتاری سے پرواز کرسکے گا۔

تیسری ساخت کا طیارہ بھی ہیلی کوپٹر نما ہے لیکن

ڈاکٹروں کیلئے نیا حلف نامہ

لندن ۸ دسمبر۔ میں ہمیشہ انسانی زندگی کے لئے انتہائی احترام کا جذبہ رکھوں گا۔ یہ الفاظ ایک نئے اور ترمیم شدہ حلف نامے کے ا[illegible] ہیں جو نئے ڈاکٹروں کو اٹھانا پڑے گا۔ برٹش میڈیکل کونسل کی امتحانی کمیٹی کی سفارش پر جنرل میڈیکل کونسل اس پر غور کر رہی ہے۔ حلف نامے میں یہ عہد کرنا پڑتا ہے۔

"میں حلفیہ عہد کرتا ہوں کہ اپنی زندگی انسانیت کی خدمت کیلئے وقف رکھوں گا۔ میرا اولین مقصد اپنے مریض کی صحت سے متعلق ہوگا۔ میں ان رازوں کا احترام کروں گا۔ جو مجھے بتائے گئے۔ اور کسی دھمکی سے مرعوب ہو کر بھی اپنے طبی علم اور قابلیت کو انسانیت کے قوانین کے خلاف استعمال نہیں کرونگا۔ اپنے فرض اور اپنے مریض کے درمیان کسی مذہبی، قومی، نسلی سیاسی یا مجلسی نظریات کو حائل نہیں ہونے دونگا" یہ عہد نامہ عالمی میڈیکل ایسوسی ایشن نے ۱۹۴۸ء میں جنیوا میں منظور کیا تھا۔

گورنر جنرل تقریر کریں گے

کراچی ۸ دسمبر ۱۹۵۱ء۔ عید میلاد النبی منانے کی غرض سے ۱۲ دسمبر کو جہانگیر پارک میں جو جلسہ عام ہوگا۔ اس میں ہز ایکسی لینسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل اور آنریبل خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم شرکت کریں گے۔

جلسہ کی کارروائی ۳ بجے شروع ہوگی اور گورنر جنرل آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور مولانا سلیمان ندوی جلسہ سے خطاب کریں گے۔

حقوق انسانی کی منظوری کی سالگرہ

امریکہ ۱۰ دسمبر کو عالمی منشور حقوق انسانی کی منظوری کی سالگرہ منائیگا۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۴۸ء میں مشہور حقوق انسانی کو منظور کیا تھا جس میں انسانی بنیادی حقوق کا ذکر کیا گیا ہے جن کا کہ ہر شخص مستحق ہے۔ امریکہ میں یوم منشور حقوق انسانی منانے کی وسیع پیمانہ پر تیاریاں کی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے تعلیمی اداروں اور مدارس خاص پروگرام ترتیب دے رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے شعبۂ اطلاعات اور امریکہ کی وزارت تعلیمات کی جانب سے فلم، ریکارڈ، مطبوعات اور پوسٹر کثیر تعداد میں [illegible] استفادہ کرنے کی [illegible] (یو۔ ایس۔ آئی۔ ایس)

[illegible]

(نتیجہ امتحان تبلیغی کلاس بقیہ صفحہ ۷)

نمبران خدام الاحمدیہ	رول نمبر	نام	کل نمبر	حاصل کردہ	پاس فیل
″	۱۰	حفیظ احمد صاحب ابن		غیر حاضر خدام کے والدین جو انصار اللہ کے ممبر ہیں انہیں اپنی اولاد کی تربیت کے بارے میں زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔	
		چوہدری شاہ محمد صاحب	غیر حاضر		
″	۱۱	محمد الدین صاحب ابن			
		مستری روشن دین صاحب	غیر حاضر		
″	۱۲	میاں محمد رفیق صاحب	۵۰	غیر حاضر	امتحان پاس کروائیں
″	۱۳	میاں محمد صابر صاحب	″	غیر حاضر	
″	۱۴	میاں سردار احمد صاحب	″	رخصت پر	
″	۱۵	میاں محمد شاہ صاحب کلرک پی ڈبلیو ڈی	″	غیر حاضر	
ممبرات لجنہ اماء اللہ	۱	اہلیہ محمد کامل صاحب ابن حکیم عبد الکریم صاحب	۵۰	۳۰	پاس
″	۲	اہلیہ ڈاکٹر ارشد علی صاحب	″	۳۵	″
″	۳	محترمہ فاطمہ بیگم بنت حکیم عبد الکریم صاحب	″	۳۵	″
″	۴	اہلیہ ڈاکٹر محمد بخش صاحب	″	۳۰	″

(چوہدری عبد الغنی ...... بی اے امیر جماعت احمدیہ گکھیانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵